فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

دسواں فقہی سیمینار
سنہ ۱۴۳۴ھ / سنہ ۲۰۱۳ء

موضوع: ۱ آرٹی فیشل (مصنوعی) زیورات
کے استعمال اور اس کی خرید وفروخت کا شرعی حکم

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشہ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات وخدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دئے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

آرٹی فیشیل (مصنوعی) زیورات اور اُن کے استعمال کا شرعی حکم

سیم وزر کی بڑھتی قیمت کے سبب خالص زیورات اب مالدار اور رئیس خاندان کی خواتین کے ساتھ مخصوص ہوتے جارہے ہیں اور غریب عوام تو دور رہے، متوسط طبقے کی خواتین کے لیے بھی سونے چاندی کے زیورات خواب بن کر رہ گئے ہیں۔ لہٰذا زیب وزینت کی خاطر آج کل عورتوں میں آرٹی فیشیل زیورات یعنی پیتل، تانبا، کانسہ، جست، اسٹیل ودیگر دھاتوں کے زیورات کی خرید وفروخت اور اس کے استعمال کا رواج بڑھتا جارہا ہے۔ شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں مسلم وغیر مسلم عورتیں آرٹی فیشیل زیورات خریدتی اور پہنتی ہیں۔ عالمی اور ملکی بازاروں میں اس کی بڑی بڑی دکانیں پائی جارہی ہیں، ان زیورات کی دکانیں سجانے اور تجارت کرنے والوں میں ایک خاصی تعداد مسلمانوں کی بھی ہے جنھوں نے اس تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنارکھا ہے۔ جب کہ سونے اور چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کے زیورات کا استعمال عورتوں کے لیے بھی ممنوع وناجائز ہے۔ مندرجہ ذیل فقہی عبارات اس پر شاہد ہیں۔

تنویر الابصار میں ہے: ولا یتختم بغیرھا کحجر وذھب وحدید وصفر ورصاص وزجاج وغیرھا۔

ردالمحتار میں ہے: وفی الجوھرۃ النیرۃ: والتختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال وللنساء۔

(ج۹ص۵۱۸)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: تانبا، پیتل، کانسا، لوہا تو عورت کو بھی ممنوع ہے، اور اس سے نماز ان کی بھی مکروہ ہے۔

(ج۹ نصف آخر ص۷۹ ۲ رضا اکیڈمی بمبئی)

بہار شریعت میں ہے: انگوٹھی صرف چاندی ہی کی پہنی جاسکتی ہے۔ دوسری دھاتوں کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہا، ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں۔ (ج۱۶ص۶۲ قادری کتاب گھر بریلی شریف)

فتاویٰ رضویہ میں اس سوال کے جواب میں کہ "کانسہ جو بشکل پیتل ہوتا ہے اس کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟" اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

الجواب: کانسہ کے برتن میں حرج نہیں، اور اس کا زیور پہننا مکروہ۔ (ج۹ص۱۳۳)

اور جب اس کا استعمال ناجائز ومکروہ ہے تو اس کا بنانا، بنوانا، ڈھالنا، پگھلانا، اسی طرح اس کی بیع وشراء بھی ناجائز ہے۔

درمختار میں ہے: فاذا ثبت کراھۃ لبسھا للتختم ثبت کراھۃ بیعھا وصیغھا لما فیہ من الاعانۃ علی مالایجوز، وکل ما أدّی الی مالا یجوز لایجوز۔ (ج۹ص۵۱۸)

ماضی قریب کے عظیم ونامور فقیہ ومحدث ومجدد امام احمد رضاخاں علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایسے ہی زیورات کی بیع کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اس کے بیچنے پر مکروہ تحریمی کا حکم صادر فرمایا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

مسئلہ: ایک شخص لوہے اور پیتل کا زیور بیچتا ہے، اور ہندو مسلم سب خریدتے ہیں، اور ہر قوم کے ہاتھ وہ بیچتا ہے، غرضیکہ یہ وہ جانتا ہے کہ جب مسلمان خرید کریں گے تو اس کو پہنیں گے تو ایسی چیزوں کا فروخت کرنا مسلمان کے ہاتھ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: مسلمان کے ہاتھ بیچنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ج۹ نصف آخر ص۱۳۳ رضا اکیڈمی ممبئی)

فقہ حنفی کی معتمد ومستند کتاب بہار شریعت میں ہے:

جب ان چیزوں کی انگوٹھیاں مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں تو ان کا بنانا اور بیچنا بھی ممنوع ہوا، کہ یہ ناجائز کام پر اعانت ہے۔
(ج۱۶ص ۶۲ قادری کتاب گھر بریلی شریف)

اور اسی میں ہے: لوہے پیتل وغیرہ کی انگوٹھی جس کا پہننا مرد وعورت کے لیے ناجائز ہے اس کا بیچنا مکروہ ہے۔ (ایضاً ص۱۰۶)

مذکورہ فقہی عبارات سے واضح ہوگیا کہ آرٹی فیشیل زیورات کی بیع اور اس کا استعمال دونوں ناجائز ہے، لیکن دونوں کے عدم جواز کا حکم یکساں نہیں، بلکہ اس کے بیچنے میں جو ممانعت وکراہت کا حکم ہے وہ اس کے استعمال کی بنسبت خفیف ہے۔

ردالمحتار میں ہے: قال ابن الشحنة : الا أن المنع فی البیع أخف منه فی اللبس، اذیمکن الانتفاع بها فی غیر ذلك ویمکن سبکها وتغییر هیئته۔ (ج۹ص۵۱۹ مکتبہ زکریا)

بہار شریعت میں ہے: ہاں بیچنے کی ممانعت ویسی نہیں جیسے پہننے کی ممانعت ہے۔ (ج۱۶ص۶۳)

بلکہ اگر اس قسم کے زیورات پر سونے یا چاندی کا پانی یا اس کا خول چڑھا دیا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اور جب اس صورت میں اس کا استعمال جائز ہے تو اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہوگی۔

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: لاباس بأن یتخذ خاتم حدید قدلوی علیه أو البس بفضة حتی لایری۔ (ج۹ص۵۱۹ مکتبہ زکریا)

درج ذیل عبارتوں سے بھی اس سلسلے میں کچھ استفادہ کیا جاسکتا ہے:

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ولاباس بتمویه السلاح بالذهب والفضة کذا فی السراجیة ، ولاباس بالانتفاع بالاوانی المموّهة بالذهب والفضة بالاجماع. کذا فی الاختیار شرح المختار۔ (ج۵ص۴۵۳ مکتبہ زکریا)

ہدایہ میں ہے: ویجوز الشرب فی الاناء المفضض عند أبی حنیفة ۔ (ج۴ص۴۵۳)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان سے سیم وزر کے ایک ایسے چراغ کی بابت سوال کیا گیا جس سے روشنی لینا مقصود نہ تھا، بلکہ قوتِ عمل وسرعت اثر وتنبیہ موکلات مقصود تھا، تو آپ نے جواب ارقام فرمایا: استصباح چراغ خانہ سے مقصود ہوتا ہے، یہ چراغ اس غرض کے لیے بنتا ہی نہیں۔ اور جس غرض کے لیے بنتا ہے اس میں استعمال قطعاً متحقق، تو استعمل فیما صنع له موجود ہے اور حکم تحریم سے مفر مفقود، ہاں اگر سونے کا

ملمع یا چاندی کی قلعی کرلیں تو کچھ حرج نہیں۔ علامہ عینی فرماتے ہیں: اما التمویه الذی لا یخلص فلا باس به بالاجماع، لانه مستهلك فلا عبرة ببقائه لونا۔ (ج۹ نصف اول ص۶)

بہر حال آرٹی فیشل زیورات کے استعمال کا دائرہ بڑھتا جارہا ہے، اور اس کاروبار میں مسلم و غیر مسلم دونوں شریک ہیں، مسلمان ویسے ہی تجارت و کاروبار میں پچھڑے ہوئے ہیں، عدم جواز کی صورت میں وہ حرج و مشقت میں مبتلا ہوں گے۔ لیکن آیت کریمہ: ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب۔ پر اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں کا ایمان ہوتا ہے، تاہم حرج و مشقت کا خیال رکھنا بھی ہماری شریعت کا ایک حصہ ہے۔

نیز موجودہ دور میں جب کہ سونے چاندی کی قیمت آسمان سے باتیں کررہی ہے۔ غریب اور متوسط طبقہ تو دور کی بات ہے خوشحال طبقہ بھی زیورات خریدنے کے لیے بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہونے لگا ہے۔ اگر مصنوعی زیورات سے بالکل منع کردیا جائے اور اصلی زیورات عام لوگوں کی قوتِ خرید سے باہر ہیں، تو زیورات کے باب میں ان خواتین کے احساس محرومی کا کیا عالم ہوگا؟ خصوصاً جس بہو بیٹی نے ازدواجی زندگی شروع کی ہو۔ کیا یہ محرومی ازدواجی زندگی میں مسرت و شادمانی کے بجائے حسرت و یاس کا زہر نہ گھول دے گی، دیکھنے والوں کے طعن و تشنیع کو وہ کیوں کر برداشت کرسکے گی۔ ان حالات میں کچھ شروط و قیود کے ساتھ ایسے زیورات کی اگر اجازت دی جائے تو کیا شرعاً کوئی حرج لازم آئے گا۔

اسی تناظر میں اربابِ فقہ و افتا کی بارگاہ میں چند سوالات حاضر ہیں، امید کہ اپنے علمی و تحقیقی جوابات سے بروقت قوم مسلم کی رہنمائی فرمائیں گے، اور عند اللہ ماجور و مثاب ہوں گے۔

سوالات:

(۱) مصنوعی زیورات جن پر سونے یا چاندی کا پانی نہ چڑھایا گیا ہو خواتین کے لیے اس کا استعمال جائز ہے یا حرام یا مکروہ؟ اور اگر سونے یا چاندی کا پانی یا خول چڑھا دیا جائے تو اب اس کے استعمال کا کیا حکم ہوگا؟

(۲) ممانعت کی صورت میں موجودہ حالات میں اس حکم میں کیا کچھ تخفیف ہوسکتی ہے؟

(۳) مصنوعی زیورات جن پر سونے چاندی کی ملمع سازی کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو بہر صورت اس کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟ اس سے حاصل شدہ مال مالِ طیب ہے یا مال خبیث؟ کیا ایسے زیورات کو بیچ کر حاصل کیا گیا مال اپنی ضروریات میں خرچ کرنا جائز ہے؟

(۴) اگر کوئی مسلمان اس قسم کے زیورات غیر مسلم سے بنوائے اور غیر مسلم ہی کے ہاتھ فروخت کرے، یا اپنی دکان میں غیر مسلم نوکر سے فروخت کرائے تو کیا اس کا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

(۵) اس تجارت کے جائز ہونے کا اگر کوئی شرعی حیلہ ہو تو اسے بھی تحریر فرمائیں! جزاکم اللہ خیر الجزاء۔

مفتی محمد رفیق عالم رضوی
استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

۸۶/۹۲

فیصلہ

بابت: آرٹی فیشیل (مصنوعی) زیورات اور اُن کے استعمال کا شرعی حکم

فیصلہ و تجویز: آرٹی فیشیل (مصنوعی) زیورات اور اُن کے استعمال کا شرعی حکم

(۱) سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کے زیورات کا استعمال ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "والتختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء"۔

[ج۹،ص۵۱۸،کتاب الحظر والاباحۃ،مکتبہ زکریا]

اور اگر ان زیورات پر سونے یا چاندی کا خول چڑھا دیا جائے تو جائز۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: "لا بأس بأن یتخذ خاتم حدید قد لوی علیه او البس بفضة حتیٰ لا یری"۔[ج۸،ص۱۲۷،مکتبہ زکریا]

اور اگر ان پر محض سونے یا چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو تو ان کا پہننا ناجائز۔ اس لئے کہ سونے کا پانی یا چاندی کی قلعی کر دینے سے اصل شی کا حکم نہیں بدلتا۔ تبیین الحقائق میں ہے: "اما التمویه الذی لا یخلص فلا بأس به بالاجماع لأنه مستهلك فلا عبرة ببقائه لوناً"۔

[ج۷،ص۲۶،پوربندر]

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

> **سوال:** وہ اشیاء جن پر سونے چاندی کا پانی چڑھا ہو جسے گلٹ کہتے ہیں مرد استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟ **جواب:** کر سکتا ہے، سونے یا چاندی کا پانی وجہ ممانعت نہیں، ہاں! اگر وہ شیٔ فی نفسہٖ ممنوع ہو تو دوسری بات ہے جیسے سونے کا ملمع کی ہوئی تانبے کی انگوٹھی۔
>
> [ج۹،ص۱۳۴]

(۲) زیورات کا استعمال مرتبۂ زینت میں ہے اور محض زینت کے لئے کسی ممنوع شرعی کی رخصت و تخفیف نہیں ہو سکتی اس لئے سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کے زیورات کا استعمال مکروہ تحریمی ہی رہے گا خواہ ان پر سونے یا چاندی کا پانی و قلعی چڑھائی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

> "زینت و فضول کے لئے کسی ممنوع شرعی کی اصلاً رخصت نہ ہو سکنا بھی ایضاح سے غنی، جس پر اصل اول بدرجۂ اولیٰ دلیل وافی ورنہ احکام معاذاللہ ہوائے نفس کا بازیچہ ہو جائیں"۔[ج۹،ص۲۰۰]

(۳) وہ زیورات جن پر سونے یا چاندی کی ملمع سازی کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو ان کی خرید و فروخت مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ بیچنے کی ممانعت ویسی نہیں جیسے پہننے کی ممانعت ہے۔ در مختار میں ہے: "فاذا ثبت کراھۃ لبسھا للتختم ثبت کراھۃ بیعھا لما فیہ من الاعانۃ علیٰ ما لا یجوز۔ وکل ما ادی الیٰ ما لا یجوز لا یجوز"۔ [ج۹، ص۵۱۸، مکتبہ زکریا]

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

مسئلہ: ایک شخص لوہے اور پیتل کا زیور بیچتا ہے اور ہندو مسلم سب خریدتے ہیں اور ہر قوم کے ہاتھ وہ بیچتا ہے غرض کہ یہ وہ جانتا ہے کہ جب مسلمان خرید کریں گے تو اس کو پہنیں گے تو ایسی چیزوں کا فروخت کرنا مسلمان کے ہاتھ جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** مسلمان کے ہاتھ بیچنا مکروہ تحریمی ہے۔ [ج۹، ص۱۳۳، نصف آخر]

قال ابن الشحنۃ: "الا ان المنع فی البیع اخف منہ فی اللبس اذ یمکن الانتفاع بھا فی غیر ذالک ویمکن سبکھا وتغییر ھیئتھا"۔ [ردالمحتار، ج۹، ص۵۱۹، مکتبہ زکریا]

البتہ اس سے حاصل شدہ مال مال خبیث نہیں بلکہ مال طیب ہے اس پر زکوۃ واجب اور اسے کسی بھی جائز کام میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اس کی نظیر بیع وقت اذان جمعہ ہے کہ ایسی بیع مکروہ ہے مگر مبیع و ثمن حلال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جن زیورات کا پہننا مکروہ ہے ان کا بنانا اور بنوانا بھی مکروہ۔ در مختار میں ہے: "فاذا ثبت کراھۃ لبسھا للتختم ثبت کراھۃ بیعھا لما فیہ من الاعانۃ علیٰ ما لا یجوز۔ وکل ما ادی الیٰ ما لا یجوز لا یجوز" [ج۹، ص۵۱۸، مکتبہ زکریا]

اور کافر نوکر سے مسلمان کے ہاتھ فروخت کرانا مکروہ وناجائز لما فیہ من الاعانۃ علیٰ المعصیۃ کما مر۔ البتہ کفار کے ہاتھ بیچنے میں حرج نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جن صورتوں میں ان زیورات کی خرید وفروخت اور ان کا استعمال جائز نہیں ہے ان کے جواز کا کوئی حیلہ تلاش کرنا بے سود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❋ ❋ ❋